بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصاراللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایمان افروز ارشادات کی روشنی میں دعا کی حقیقت، آداب، ضرورت اور اس سے متعلق ہماری ذمہ داریوں کا بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 16/ دسمبر 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشۡهَدُ أَنۡ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ وَأَشۡهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ أَمَّا بَعۡدُ فَأَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دعا کے متعلق بہت سے لوگ سوال کرتے ہیں۔ دعا اور خدا کے متعلق سوچے سمجھے منصوبے کے تحت دہریت کے حامی اعتراض اٹھاتے ہیں۔ انسان کو خدا اور مذہب سے دُور کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ایسے حالات میں ہمارے لوگوں پر بھی بعض دفعہ شیطانی خیالات اثر ڈال دیتے ہیں۔ کم علم لوگوں کے دلوں میں شبہات پیدا ہو جاتے ہیں۔ معمولی سے ابتلا کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کے دعاؤں کے سننے کے متعلق اعتراضات پیدا ہو جاتے ہیں۔

آج مَیں دعا کے مضمون کو حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کی روشنی میں بیان کروں گا۔ حضورؑ کی تحریرات میں دعا کی حقیقت، آداب، ہماری ذمہ داریوں، دعا کی ضرورت اور اللہ تعالیٰ پر یقین کے متعلق بہت وضاحت موجود ہے۔ اس حوالے سے کہ اچھے حالات میں بھی ہمیں دعا کی طرف توجہ رکھنی چاہیے تاکہ مشکلات میں بھی ہماری دعائیں قبول ہوں آپؑ فرماتے ہیں کہ اللہ کا رحم ہے اس شخص پر جو امن کی حالت میں اسی طرح ڈرتا ہے جس طرح کسی مصیبت کے وارد ہونے پر ڈرتا ہے۔ جو امن کے وقت خدا تعالیٰ کو نہیں بھلاتا خدا تعالیٰ مصیبت کے وقت اسے نہیں بھلاتا اور جو امن کے وقت کو عیش میں بسر کرتا ہے اور مصیبت کے وقت دعا کرتا ہے اس کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ مصیبت کے نزول کے وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔

پھر اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہ دعا مانگتے وقت انسان کی کیا حالت ہونی چاہیے اور دعا کے کیا آداب ہیں آپؑ فرماتے ہیں خدا تعالیٰ سے مانگنے کے واسطے ادب کا ہونا لازمی ہے اور عقل مند جب کوئی شے بادشاہ سے طلب کرتے ہیں تو ادب کو ملحوظ رکھتے ہیں۔ اسی لیے سورہ فاتحہ میں خدا تعالیٰ نے سکھایا ہے کہ کس

طرح مانگا جاوے اسی لیے سکھایا کہ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ یعنی سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہی ہے جو رب ہے سارے جہان کا۔ الرَّحۡمٰنِ یعنی بلا مانگے اور سوال کے بغیر دینے والا ہے۔ الرَّحِیۡمِ یعنی سچی محنت پر صحیح ثمراتِ حسنہ عطا کرنے والا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ 'سچی محنت' یہ غور کرنے والا لفظ ہے۔ سچی محنت کے معیار وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ نے خود بیان فرمائے ہیں یعنی ایک جہاد کرنا پڑتا ہے۔ پھر فرمایا مٰلِكِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ یعنی جزا سزا آخرت کی اور اس دنیا کی بھی سب اُسی کے ہاتھ میں ہے۔ جب اس قدر تعریف انسان کرتا ہے تو اسے خیال آتا ہے کہ اس کا رب کتنا بڑا ہے۔ جب خدا کو حاضر جان کر پکارتا ہے کہ اِیَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ یعنی ہم تیری عبادت کرتے ہیں یا کرنا چاہتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡهِمۡ یعنی ایسی راہ جو بالکل سیدھی ہے جس میں کوئی کجی نہیں۔ ایک راہ اندھوں کی ہوتی ہے جس پر محنت کرنے سے کوئی نتیجہ مرتب نہیں ہوتا۔ صراطِ مستقیم وہی ہے جس پر چلنے سے انعام مرتب ہوتے ہیں۔ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡهِمۡ نہ ان لوگوں کی جن پر تیرا غضب ہوا وَلَا الضَّآلِّیۡنَ نہ ان کی جو دُور جا پڑے ہیں۔ فرمایا: اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ سے کُل دنیا اور دین کی راہ مراد ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کی کوئی حد نہیں ہے ویسے ہی اس کے مراتب اور درجات کی بھی کوئی حد نہیں ہے۔

فرمایا: دعا بڑی عجیب چیز ہے مگر افسوس یہ ہے کہ نہ دعا کروانے والے آدابِ دعا سے واقف ہیں اور نہ اس زمانے میں دعا کرنے والے ان طریقوں سے واقف ہیں جو قبولیتِ دعا کے ہوتے ہیں۔ بلکہ اصل تو یہ ہے کہ دعا کی حقیقت سے ہی بالکل اجنبیت ہو گئی ہے۔ دعا کرنے والے کے لیے صبر کے متعلق فرمایا دیکھو! دعا کی ایسی ہی حالت ہے جیسے ایک زمیندار باہر جا کر اپنے کھیت میں بیج بو آتا ہے۔ بظاہر تو اس نے ایک اچھے خاصے بیج کو باہر زمین میں دبا دیا۔ لیکن عقل مند زمیندار خوب سمجھتا ہے کہ اس کے پھل کا کون سا موقع ہے وہ صبر سے اس کی نگرانی کرتا ہے اور غور و پرداخت کرتا رہتا ہے اور اس طرح پر وہ وقت آ جاتا ہے کہ جب اس کو پھل لگتا ہے اور وہ پک بھی جاتا ہے۔ یہی حال دعا کا ہے۔

فرمایا: مَیں نے اپنے تجربے سے دیکھا ہے اور گذشتہ راستبازوں کا تجربہ بھی اس پر شہادت دیتا ہے کہ اگر کسی معاملے میں دیر تک خاموشی کرے تو کامیابی کی امید ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ جو کریم ہے اور حیا رکھتا ہے جب دیکھتا ہے کہ اس کا عاجز بندہ ایک عرصے سے اس کے آستانے پر گرا ہوا ہے تو کبھی اس کا انجام بد نہیں کرتا۔ جیسے ایک حاملہ عورت چار پانچ ماہ کے بعد کہے کہ اب میرا بچہ کیوں نہیں ہوتا اور اس خواہش میں کوئی مسقط دوائی کھالے تو اس وقت کیا بچہ پیدا ہو گا یا ایک مایوسی بخش حالت میں خود مبتلا ہو گی؟ اسی طرح جو شخص قبل از وقت جلدی کرتا ہے وہ نقصان ہی اٹھاتا ہے۔ اور نہ نرا نقصان بلکہ ایمان کو بھی صدمہ پہنچ جاتا ہے بعض ایسی حالت میں دہریہ ہو جاتے ہیں۔

فرمایا: دیکھو! ابراہیمؑ نے ایک دعا کی تھی کہ اس کی اولاد میں سے عرب میں ایک نبی ہو۔ پھر کیا وہ اسی وقت قبول ہو گئی؟ ابراہیم کے بعد ایک عرصہ دراز تک کسی کو خیال بھی نہیں آیا کہ اس دعا کا کیا اثر ہوا۔ لیکن رسول اللہ ﷺ کی بعثت کی صورت میں وہ دعا پوری ہوئی۔ اور پھر کس شان کے ساتھ پوری ہوئی۔

دعا کی قبولیت کے لیے جسم اور روح کا کیسا تعلق ہونا چاہیے اس حوالے سے آپؑ فرماتے ہیں ظاہری نماز اور روزہ اگر اس کے ساتھ اخلاص اور صدق نہ ہو تو وہ کوئی خوبی اپنے اندر نہیں رکھتا۔ جوگی اور سنیاسی بھی اپنی جگہ بڑی بڑی ریاضتیں کرتے ہیں۔ یہ تکالیف ان کو کوئی نور اور سکینت نہیں بخشتیں۔ وہ بدنی ریاضت کرتے ہیں جس کا اندر سے کم تعلق ہوتا ہے اور کوئی اثر ان کی روحانیت پر نہیں پڑتا۔ لیکن قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تمہاری قربانیوں کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ تقویٰ پہنچتا ہے۔ حقیقت میں خدا تعالیٰ پوست کو پسند نہیں کرتا بلکہ مغز چاہتا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر گوشت اور خون نہیں پہنچتا تو قربانی کی کیا ضرورت ہے؟ اسی طرح پر نماز روزہ اگر روح کا ہے تو پھر ظاہر کی کیا ضرورت ہے؟ فرمایا یہ بالکل پکی بات ہے کہ جو لوگ جسم سے خدمت لینا چھوڑ دیتے ہیں ان کو روح نہیں مانتی اور ان میں وہ نیاز مندی اور عبودیت پیدا نہیں ہو سکتی جو اصل مقصد ہے۔ جو صرف جسم سے خدمت لیتے ہیں اور روح کو شامل نہیں کرتے وہ بھی خطرناک غلطی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ روح اور جسم کا خدا تعالیٰ نے باہم تعلق رکھا ہے اور جسم کا اثر روح پر پڑتا ہے مثلاً اگر ایک شخص تکلف سے رونا چاہے تو اس کو رونا آ ہی جائے گا۔ اسی طرح پر نماز کی جس قدر حالتیں جسم پر وارد ہوتی ہیں مثلاً کھڑا ہونا یا رکوع کرنا اس کے ساتھ ہی روح پر بھی اثر پڑتا ہے اور جس قدر جسم میں نیاز مندی کی حالت دکھاتا ہے اسی قدر روح میں بھی پیدا ہوتی ہے۔ اگرچہ خدا نرے سجدے کو قبول نہیں کرتا مگر سجدے کو روح کے ساتھ ایک تعلق ہے اس لیے نماز میں آخری مقام سجدے کا ہے۔ جس وقت انسان نیاز مندی کے آخری مقام پر پہنچتا ہے تو اس وقت وہ سجدہ ہی کرنا چاہتا ہے۔ پس جسم کو روح کے ساتھ ایک خاص تعلق ہے۔

مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ نماز میں لذت نہیں آتی۔ مگر وہ نہیں جانتے کہ لذت اپنے اختیار میں نہیں ہے اور لذت کا معیار بھی الگ ہے۔ ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص اشد درجے کی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے مگر وہ اس تکلیف کو بھی لذت ہی سمجھ لیتا ہے۔ ساری لذت اور راحت دکھ کے بعد آتی ہے۔ اسی لیے قرآن شریف نے یہ قاعدہ بتایا ہے اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اگر کسی راحت سے پہلے تکلیف نہیں تو وہ راحت راحت ہی نہیں رہتی۔ اسی طرح پر جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم کو عبادت میں لذت نہیں آتی ان کو پہلے اپنی جگہ سوچ لینا چاہیے کہ وہ عبادت کے لیے کس قدر دکھ اور تکالیف اٹھاتے ہیں۔ جس قدر دکھ اور تکالیف انسان اٹھائے گا وہی تبدیل صورت کے بعد لذت ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہ میری مراد ان دکھوں

سے نہیں کہ انسان اپنے آپ کو بے جا مشقتوں میں ڈالے اور مالا یطاق تکالیف اٹھانے کا دعویٰ کرے بلکہ مراد یہ ہے کہ وقت پہ نمازوں کی طرف بھی پورے ان کے جو لوازمات ہیں اس کے ساتھ تیاری کر کے ادا کرنے کی کوشش کرے اور نیند کو بھی قربان کرے اور اپنے کاروباروں کو بھی قربان کرے اور وقت پہ نماز ادا کرنے کی کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا کرے۔

بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو خود تو کسی قسم کی تکلیف نہیں اٹھاتے اور سمجھتے ہیں کہ دوسروں سے دعا کروانے سے کام ہو جائیں گے۔ ایسے ہی ایک موقعے پر حضورؑ نے ایک شخص کو فرمایا اگر آپ خود بھی توجہ سے دعا کریں تو ہی میری دعاؤں کا بھی اثر ہو گا۔

حضورِ انور نے فرمایا آج کل مذہب اور خدا تعالیٰ کے مخالفین اور دہریت کے حامیوں کی ساری توجہ اس طرف ہے کہ یہ دلوں میں ڈالا جائے کہ خدا تعالیٰ نے تمہیں کیا دیا۔ مذہب کا کیا فائدہ ہے۔ مذہب سست بناتا ہے۔ مذہب خیالی باتیں ذہنوں میں پیدا کرتا ہے۔ ایسے میں ہر احمدی کا فرض ہے کہ خدا تعالیٰ سے پختہ تعلق پیدا کرے۔ عبادتوں کی حفاظت اور دعاؤں پر یقین رکھنا یہی ایک احمدی کی ذمہ داری ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ہماری جماعت کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ ان کا ایمان بڑھے۔ خدا تعالیٰ پر سچا یقین اور معرفت پیدا ہو۔ نیک اعمال میں سستی اور کسل نہ ہو کیونکہ اگر سستی ہو تو پھر تہجد کے لئے اٹھنا تو بڑی بات ہے عام نمازوں کے لئے وضو کرنا بھی مشکل لگتا ہے۔ فرمایا اگر اعمال صالحہ کی قوت پیدا نہ ہو اور مسابقت الی الخیرات کے لئے جوش نہ ہو نیکیوں میں پڑھنے کے لئے جوش نہیں ہے اگر تمہارے اندر تو پھر ہمارے ساتھ تعلق پیدا کرنا بے فائدہ ہے۔

پس بڑے فکر کے ساتھ ہمیں اپنا تعلق اللہ تعالیٰ سے بڑھانے کی کوشش کرنی چاہئے اور جب یہ حقیقی تعلق ہو گا تو دعاؤں کی قبولیت کے نظارے بھی ہم دیکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔

خطبے کے آخر میں حضورِ انور نے پاکستان اور الجزائر کے احمدیوں کے لیے بالخصوص دعا کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان میں احمدیوں کے لیے مشکلات پیدا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اسی طرح الجزائر میں بھی آج کل پھر انہیں اُبال آیا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر جگہ ہر احمدی کو محفوظ رکھے اور ہر پریشانی سے بچائے اور دشمن کو خائب وخاسر کرے۔ آمین

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔